اداریـــــــہ:

قرآن یعنی کتاب نور و ہدایت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ اِلَّا خَسَارًا۝ [1]

یعنی اور ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے (سراسر) شفا اور رحمت ہے (مگر) نافرمانوں کو تو گھاٹے کے سوا کچھ بڑھاتا ہی نہیں ۔

قرآن وہ مقدس اور جامع ترین آسمانی کتاب ہے جو اشرف المخلوقات انسان کی زندگی کیلئے ایک منظّم اور منصوبہ بند مکمل ضابطۂ حیات اور لائحۂ عمل کی حیثیت سے اس دنیا میں نازل ہوئی ہے۔ درحقیقت یہ گرانقدر وبیش قیمت گنجینہ دو اہم پہلوؤں کا حامل ہے۔ان میں سے ایک پہلو ارشاد خداوندی کے بموجب "هُدًى للمتقين "ہدایت ورہنمائی سے جڑا ہوا ہے جبکہ دوسرا پہلو انسانی زندگی کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے والا اور جملہ رنج ومصائب میں شفا فراہم کرنے والا ہے۔

اس مقدس کتاب الٰہی کی پہلی اور بنیادی حیثیت بنی نوع انسان کے عظیم ترین رہنما کی ہے جو انسان کو صحیح اور سعادتمند زندگی کا راستہ دکھاتی ہے تا کہ دنیا کے نشیب وفراز اور کائنات میں ہر سو پھیلی ہوئی ظلمت وتاریکی میں وہ درست اور سیدھی راہ کی تشخیص کر سکے۔

غور طلب بات ہے کہ جب آپ بازار سے کوئی مشینی ساز وسامان مثلاً ٹیلی ویژن یا کمپیوٹر وغیرہ خرید کر لاتے ہیں تو اس کے ساتھ ایک اطلاعاتی کتابچہ بھی ملتا ہے جس میں یہ لکھا رہتا ہے کہ اس مشین کو کیسے استعمال کیا جائے۔ ترکیب استعمال کے ساتھ ہی ساتھ مشین سے حاصل کئے جانے والے فوائد کی تفصیل بھی اس کتابچے میں لکھی ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح خداوند عالم ، جو انسان کا خالق ہے، انسانی وجود کے تمام زاویوں سے دوسروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ مطلع اور واقف ہے پس انسان شناسی اور انسان سازی کی بنیادی اطلاعاتی کتاب کا نام قرآن ہے لیکن اس سے زیادہ افسوسناک بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ آج انسان اس چراغ ہدایت سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر رہا ہے

اسی وجہ سے وہ انحطاط وزوال اور پسماندگی وبے سروسامانی کی زندگی بسر کررہا ہے۔تاریکی وگمراہی میں ادھر ادھر بھٹکنے کے بعد اب وہ اس نتیجے پر پہنچ چکا ہے کہ عصری مسائل ومشکلات کو دور کرنے کے لئے انسانی ذہن نے جو حل پیش کئے وہ بالکل مفید وکارآمد ثابت نہیں ہوئے اور باہمی تعامل وتعاون پر مبنی خاندانی اور اخلاقی نظام کی کڑیاں منتشر ہوتی چلی جارہی ہیں اورعصر حاضر کا انسان پسندیدہ سکون اور حقیقی اطمینا ن قلب سے پوری طرح محروم ہو چکا ہے۔مختلف النوع مکروفریب،ظلم وستم ، شہوت پسندی ودنیا پرستی، خود خواہی و اقتدار طلبی، غیر منطقی خواہشات، غرور ونخوت اور حسدو نفاق کی گرم بازاری نے دنیائے بشریت کو ویرانے میں تبدیل کردیا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو انسان بنیادی اعتبار سے انہیں درد ومصائب میں گرفتار ہے جن کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے میں نت نئے فتنہ وفساد،قتل وغارتگری، جنگ وخونریزی اور طرح طرح کے جھگڑے ابھرتے اور پروان چڑھتے نظر آرہے ہیں جن کی وجہ سے دنیائے بشریت سرگردانی اور بے سروسامانی کے سمندر میں غرق ہوتی چلی جارہی ہے اور سردست اس کو ایک ایسے آزمودہ وشفابخش نسخہ کی تلاش ہے جو اس کے درد و رنج کامکمل اور بھر پور علاج کر سکے اور وہ مفید وکارآمد وآزمودہ نسخہ یہی قرآن مجید ہے جس کی شناخت کا دوسرا اہم پہلو بنی نوع انسان کو ہرطرح کے رنج ومصائب سے شفاعطا کرنا ہے۔قرآن مجید کی جس آیۂ کریمہ سے اس مقالہ کا آغاز کیا گیا ہے اس میں یہی وضاحت پیش کی گئی ہے کہ قرآن نور ہدایت بھی ہے اور ہردرد ومصائب کا کارآمد علاج بھی۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہوتاہے۔'' وَلٰکِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْراً نَهْدِیْ بِهٖ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّکَ لَتَهْدِی اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ[۲]

یعنی اس قرآن کو ایک نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ تم (اے رسولؐ) سیدھا ہی رستہ دکھاتے ہو۔

سردست میرا خطاب ملّت اسلامیہ عالم سے ہے کیونکہ اس قرآن پر آپ مسلمانوں کامکمل اعتقاد و ایمان ہے اور آپ لوگ اس مقدس کتاب کو خداوند عالم کے آخری نبی حضرت محمدؐ کا معجزہ جاوید تسلیم کرتے ہیں اور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ کتاب نور وہدایت ہے جس کا مقصد تاریکی سے نور کی طرف ہدایت کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی نجات کی راہ ہموار کرنا ہے۔ ہرمسلمان اس عقیدہ کا حامل ہے کہ اس کتاب میں کسی قسم کی کوئی تحریف نہیں ہوئی ہے اور قیامت تک اس میں کسی تبدیلی کا کوئی امکان بھی نہیں ہے۔

مسلمانو! تم لوگوں نے تو اس کتاب کو اپنی زندگی کا قیمتی سرمایہ منصوبہ بنا رکھا ہے پھر اس مقدس آسمانی کتاب سے دوری وعلیحدگی کیوں اختیار کئے ہوئے ہو اور صرف تلاوت کلام پاک اور اس کی خوبصورتی اور سجاوٹ پر کیوں زور دے رہے ہو؟ فقط اس کی ظاہری خوبصورتی پر اکتفانہ کرو کیونکہ پیغمبر اکرم نے بذات خود اس کتاب کو''دستور العمل'' قرار دے رکھا ہے پس اس کے حفظ وسجاوٹ پر اکتفا نہیں کی جاسکتی۔

اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے شہر یزد میں اپنی ایک تقریر میں ارشاد فرمایا تھا کہ غور طلب بات ہے کہ اعجاز قرآن کس چیز میں ہے؟ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ قرآن کا اعجاز اس کی فصاحت وبلاغت میں مضمر ہے اور بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اعجاز قرآن ان مسائل کی منصوبہ بندی میں ہے جن کی انسانی علوم نے صدیوں کے بعد تائید کی ہے جی ہاں! یہ حقائق قرآنی معجزات کا اہم جز ہیں لیکن قرآن کا سب سے زیادہ اہم معجزہ یہ ہے کہ یہ ہر زمانے میں انسان کی اہم ترین ضرورت کی تکمیل کا ذریعہ ہے اور اہم ترین بشری معاملات وسوالات کا جواب اس کتاب میں موجود ہے۔ آج دنیائے بشریت کے سامنے سب سے بڑا سوال روٹی، کپڑا، مکان، گاڑی اور دیگر وسائل زندگی کی فراہمی کا نہیں ہے بلکہ آج کا انسان سعادت مند زندگی کی راہ کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ انسان منزل کمال کیسے حاصل کرسکتا ہے؟ انسان کو اس دنیا میں کس مقصد کے لئے خلق کیا گیا ہے؟ انسان کونسی باطنی استعداد وصفات کا حامل ہے؟ منزل کمال تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اسے کس منزل اور کتنے عالم سے گزرنا ہوگا؟ اس دنیا کے بعد انسان کا انجام کیا اور کیسا ہے؟ انسا کامل کی تعریف کیا ہے؟ منزل کمال تک رسائی حاصل کرنے کے لئے انسان کو کیسی رکاوٹوں کا سامنا کرنا ہوگا؟ انسان کو واقعی وباطنی سکون حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ پوری انسانی دنیا سکون کی تلاش میں بھٹک رہی ہے اسے یہ سکون کیسے حاصل ہو؟ کائنات کا نظام کیسا ہے؟ اور نظام کائنات میں انسان کس مرتبہ کا حامل ہے؟

جی ہاں ! قرآن مجید میں مذکورہ سوالات کا ہی نہیں بلکہ اس قسم کے دیگر سیکڑوں مسائل ومعاملات کا حل موجود ہے جس کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ یہ کتاب بذات خود ایک اہم معجزہ ہے کیونکہ یہ پرانی ہونے والی کتاب نہیں ہے بلکہ ہر دور اور ہر زمانے میں انسان کی ہدایت ورہنمائی کا فریضہ انجام دے سکتی ہے ۔ اس کتاب پر گزرتے ہوئے وقت کا کوئی اثر مرتب ہونے

والانہیں ہے اسی وجہ سے اس کتاب کے علاوہ ہر دور اور ہر زمانے میں انسان کی ہدایت ورہنمائی کا کام صرف یہی کتاب انجام دے سکتی ہے۔

پس اگر آج دنیا کے مٹھی بھر دنیا پرست افراد وعناصر قرآن کی توہین پر کمر بستہ دکھائی دیتے ہیں تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآن ان لوگوں کی نفسانی خواہشات کا مخالف ہے اسی وجہ سے ان لوگوں کی کوشش یہ ہے کہ قرآن دنیا کے مختلف عالمی معاشروں کے درمیان اہم ترین رہنمای بشریت کی حیثیت سے پہچانا نہ جاسکے۔ درحقیقت یہ لوگ اپنے معاشروں میں قرآنی علوم ومعارف کی تبلیغ واشاعت سے خوفزدہ ہیں کہ اگر عالمی انسانی برادری نے اپنے علمی وسائل کے ذریعہ عصر حاضر کے اہم مسائل کا حل قرآن مجید میں ڈھونڈ لیا تو پوری دنیا قرآن واسلام کی گرویدہ ہوجائے گی۔ مولائے متقیان حضرت علیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اس عظیم آسمانی کتاب سے اپنی باطنی اور سماجی بیماریوں کا شفا بخش علاج طلب کیجئے اور اپنے بڑے مسائل ومعاملات کا حل تلاش کرنے کے لئے اس کتاب سے مدد حاصل کیجئے کیونکہ اس کتاب میں بڑے بڑے درد کا علاج موجود ہے۔ جیسے درد کفرو نفاق اور گمراہی وضلالت کا درد'' [۳]

پیغمبر عظیم الشان حضرت ختمی مرتبتؐ نے اسی حقیقت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے حدیث ثقلین میں امت اسلامیہ سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس آسمانی کتاب اور ان کے اہلبیت اطہارؑ کے دامن سے متمسک رہے تاکہ دنیا کی تڑک بھڑک اور زود گزر رعنائی انہیں گمراہ نہ کرسکے اور وہ نجات وکمال کی منزل تک رسائی حاصل کرلیں۔

جی ہاں! فقط حدیث ثقلین ہی نہیں بلکہ قرآنی تعلیمات اور پیغمبر کی دیگر احادیث سے بھی صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید کے بعد پیغمبرؐ اکرم کے ارشادات اور ان کے اہلبیت علیہم السلام کی سیرت پر عمل کرنا ہی حقیقی راہ اسلام ہے جو بنی نوع انسان کی نجات کی ضمانت ہے۔

والسلام

حوالے:

۱۔سورہ اسراء آیت ۸۲
۲۔سورہ شوریٰ آیت ۵۲
۳۔نہج البلاغہ خطبہ ۱۷۶